

پطرس کا سمندر پر چلنا
 واعظ نمبر: 3562
 میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل پلپٹ، جلد 63
 ایک واعظ
 شائع شدہ: جمعرات، 3 مئی، 1917
 مبلغ: سی. ایچ. سپرجین
 میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوینگٹن

اور پطرس نے اُسے جواب دیا اور کہا، اے خداوند، اگر تو ہی ہے تو مجھے حکم دے کہ تیرے پاس پانی پر چل کر اؤں۔ اور "اُس نے کہا، اے۔ اور جب پطرس کشتی سے اتر کر پانی پر چلا، لیکن جب اُس نے ہوا کو طوفانی دیکھا تو ڈر گیا، اور جب ڈوبنے "لگا تو پکار کر کہا، اے خداوند، مجھے بچا
 (متی 14:28-31)

چند ایک خیالات کسی بھی غور و فکر کرنے والے قاری کے دل میں اس بیان کو پڑھتے ہوئے ضرور آئیں گے۔

ایماندار کے تجربے کی مخلوط کیفیت

یہ بیان بڑی وضاحت کے ساتھ ایماندار کے تجربے کی مخلوط کیفیت کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ پطرس بلاشبہ یسوع مسیح پر ایک مہم جوئی اور پُر یقین ایمان رکھنے والا تھا۔ اُس نے اپنے مالک کو نہایت ادب و احترام سے "خداوند" کہہ کر مخاطب کیا۔ یہ ایسا لقب ہے جو اُس کی طبیعت میں آنے والی تبدیلی اور اُس کی فرمانبرداری کی روح کو ظاہر کرتا ہے۔

لیکن اُس کے الفاظ "اگر تو ہی ہے" میں شک و شبہ کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ پھر بھی، یہی شک اُس کے بعد ایک ایسے پختہ اعتماد کے اظہار میں تبدیل ہو جاتا ہے کہ ہم اُس کے مطالبے پر حیران رہ جاتے ہیں: "مجھے حکم دے کہ تیرے پاس پانی پر چل کر اؤں۔" خداوند کے فوری جواب "اے" سے اُس کا حوصلہ بڑھا اور اُس نے ہمت دکھائی، کشتی سے اتر کر سمندر پر قدم رکھا اور حقیقتاً پانی پر چلنے لگا۔

ایسا کر کے اُس نے اُس عجیب و غریب معجزے میں شراکت کی جو مسیح نے کیا تھا، اور قدرت کے عناصر کو مغلوب کرنے "میں حصہ لیا۔ لیکن اُس کی یہ جرات جلد ہی ماند پڑ گئی، کیونکہ "جب اُس نے ہوا کو طوفانی دیکھا تو ڈر گیا۔ جو ایمان اُسے پانی کی سطح پر رکھ رہا تھا، وہ خوف کے باعث ڈگمگا گیا، اور اُس کے قدم اُس کے شکوک کے بوجھ تلے دب گئے۔ جو شخص ایک لمحے پہلے پانی پر چل رہا تھا، وہ اگلے لمحے ڈوبنے لگا۔ اور یوں "مجھے حکم دے کہ تیرے پاس اؤں" کی بہادری "اے خداوند، مجھے بچا" کی فریاد میں بدل گئی۔

ایہ کتنا عجیب تضاد ہے! کتنی دلیری اور کتنی بزدلی

کیا یہ ایک عام تجربہ ہے؟

کیا خدا کے تمام لوگ ایسے بدلتے رہتے ہیں—کبھی سکون سے بھروسہ کرنے والے اور کبھی کمزوری سے ڈرنے والے؟ کیا وہ مکمل طور پر ایمان لانے والے یا مکمل طور پر بے ایمان نہیں بن سکتے؟

ہمیں لگتا ہے کہ واقعی ایسا ہی ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ خداوند کے وفادار ترین لوگوں کی زندگی میں کتنا ضعف موجود ہے اور یہ کہ خدا کا فضل ہمیں ہماری دوغلی حالت کی شرمندگی سے کس حد تک بچا سکتا ہے۔ لیکن ہم اپنے تجربے سے اداسی کے ساتھ یہ اعتراف کرتے ہیں کہ نیکی اور بدی مسلسل ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں، اور کبھی کبھار ایسا لگتا ہے جیسے ایک بال کی موٹائی کے فرق سے ہی کسی ایک کا غلبہ ہوتا ہے۔

حالانکہ ہمیں کامل یقین ہے کہ وہ نئی زندگی جو ہم میں پیدا کی گئی ہے، آخرکار فتح یاب ہو گی۔ لیکن اس حقیقت سے بھی ہم پوری طرح واقف ہیں کہ راستے میں ناکامیاں اور شکستیں اکثر پیش آتی ہیں۔

ہمارے انعامات ہمیشہ مصائب کے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔

جو کوئی یہ جانتا ہے کہ ایمان سے جینا کیا ہے، میرے خیال میں، وہ اپنی زمینی زندگی کے دوران ایک مسلسل جنگ میں مبتلا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی اتنا پست نہ گرے کہ اپنے مسیح میں حصے پر شک کرے، لیکن کبھی کبھار وہ اپنے بستر کو انسوؤں سے تر کرے گا اور سوچے گا کہ کیا خدا نے رحم کرنا چھوڑ دیا ہے؟

شاید وہ سالہا سال تک اپنی راہ پر بے داغ چلتا رہے، لیکن اُسے اپنی اندرونی گناہ آلود طبیعت کے خلاف ایسی خوفناک جدوجہد کرنی پڑے اور باہر کے مسائل سے ایسی سخت آزمائشوں کا سامنا ہو کہ وہ پکار اُٹھے

"اے بدنصیب انسان! مجھے اس موت کے جسم سے کون چھڑائے گا؟"

ایک دن ہو سکتا ہے کہ آپ تابور کی چوٹی پر اپنے مالک کی جلالی تبدیلی کے گواہ ہوں، اور دوسرے دن آپ اپنی روح میں کراہتے ہوئے فروتنی کی وادی میں ہوں، ظلم، مصیبت اور غم کے باعث شکستہ اور گھٹائے گئے ہوں۔

ایک دن ہو سکتا ہے کہ آپ دیو کی مانند مضبوط ہوں اور ہر کام ممکن دکھائی دے، لیکن دوسرے دن آپ ایک بچے کی طرح کمزور ہوں اور گزر جانے والی خوشیوں کے لیے آنسو بہائیں۔

ایک دن آپ اپنے آپ کو "اسرائیل" کے نام سے موسوم کریں، اور دوسرے دن اپنے آپ کو "کیڑا یعقوب" کہلائیں، اس خوف سے کہ زندگی کی عام مصیبتیں آپ کو روند ڈالیں گی اور آپ بالکل کچلے جائیں گے۔

ہمارا آسمان کی طرف راستہ کبھی اوپر کی طرف چڑھنے اور کبھی نیچے اُترنے جیسا ہے۔

ہماری زندگی مختلف رنگوں کے دھاگوں سے بُنی ہوئی ہے۔ ایک ہی قسم کے کپڑے سے نہیں بنی۔

کبھی ہم امید سے بھرپور ہوتے ہیں اور خوشی سے لبریز قدموں کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، لیکن جلد ہی سورج چھپ جاتا ہے، موٹے موٹے بارش کے قطرے گرتے ہیں، دھند اُٹھتی ہے اور ہم بازو لپیٹے اور آنکھیں ساکت کیے ایک افسردہ اور پژمردہ حالت میں بیٹھ جاتے ہیں۔

جیسے ہماری زندگی کے تجربات میں، ویسے ہی ہماری فطرت میں بھی نیکی اور بدی ایک دوسرے سے ملتی ہیں، لیکن کبھی یکجا نہیں ہوتیں۔ ہمیشہ ایک دوسرے سے متصادم رہتی ہیں۔

میں اس حقیقت کا ذکر اس لیے کر رہا ہوں کہ یہ ان نوآموز مسافروں کے لیے تسلی کا باعث ہو سکتی ہے جو حال ہی میں حج کے راستے پر گامزن ہوئے ہیں۔

وہ یہ خیال کرتے تھے کہ چونکہ وہ نئے سرے سے پیدا ہو چکے ہیں اور مسیح کی فوج میں شامل ہو گئے ہیں، اب انہیں کبھی اندرونی گناہ کے خلاف لڑنا نہیں پڑے گا۔ شاید وہ آزمایا جاسکتے ہیں، لیکن ان کی روح کبھی گناہ کو قبول نہیں کرے گی۔

انہوں نے ایسا فخر کیا گویا انہوں نے ہتھیار باندھنے کے بجائے اتار دیے ہوں۔

آج انہوں نے بویا اور توقع کی کہ کل ہی فصل کاٹ لیں گے۔

وہ ابھی ساحل سے دور بھی نہیں ہوئے تھے کہ سوچ لیا کہ جلد بندرگاہ پہنچ جائیں گے۔

جب ان کی کشتی مخالف ہواؤں کے باعث تھوڑی سی ہچکولے کھاتی ہے تو وہ حیران ہو جاتے ہیں۔

اے عزیزو، ہم سب کے ساتھ یہی حال ہے۔

وہ خدا کے برگزیدہ لوگ جو آپ کو ہمیشہ روحانی روشنی میں چلتے دکھائی دیتے ہیں، آپ کو ایک بالکل مختلف کہانی سنائیں گے۔

جنہیں خدا عوامی طور پر عزت بخشتا ہے، انہیں وہ اکثر نجی طور پر گہری فروتنی میں ڈالتا ہے۔

خدا کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دروازے کے پیچھے لے جا کر اُن کے دل کے اندر کے گناہوں کو دکھاتا ہے، اور اسی وقت انہیں مسیح کی خوبصورتی دکھاتا ہے اور انہیں مسیح کے ساتھ تقویت پانے کے قابل بناتا ہے۔

یہ نہ سوچیں کہ آپ کا معاملہ کچھ انوکھا یا شدید ہے، کیونکہ آپ کی روحانی زندگی گناہ کے ساتھ مسلسل کشمکش میں ہے۔

ایسا برگز نہیں، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف اس نمونے کی ایک جھلک ہے جس طرح خدا اپنے سب محبوبوں کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

یہاں میں اپنے پہلے مشاہدے کو ختم کرتا ہوں۔

پطرس ایک لمحے پر اعتماد ہے، اور اگلے ہی لمحے پریشان حال۔

ایک لمحے وہ موجوں پر ایک معجزہ کرنے والے کی طرح چل رہا ہے، اور دوسرے ہی لمحے وہ ایک عام انسان کی طرح ڈوبنے لگتا ہے۔

ہماری حالت بھی ایسی ہی ہے۔ کبھی بلندی پر اور جلد ہی گہرائیوں سے پکار اُٹھتے ہیں

"اے خداوند، مجھے بچا"

—اور اب دوسرے غور و فکر کے لیے ہم یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ

ایمان مہم جوئی خدمت کو پسند کرتا ہے۔ II.

جب پطرس ایمان سے معمور تھا تو اُس نے اپنے مالک سے کہا
"اے خداوند، اگر تو ہی ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر تیرے پاس آؤں۔"

ایمان میں ایک پوشیدہ جبلت معلوم ہوتی ہے جو اُس کی فوجی اور شاہی فطرت کو ظاہر کرتی ہے۔
قدیم جنگِ ثرائے کی کہانیوں میں ہمیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بتایا گیا ہے جسے ایک نبی نے کہا کہ یہ جنگ اُس کے
عزت کے لائق نہ ہوگی۔ اُس نے یونانی صفوں سے بچ نکلنے کی کوشش کی اور بادشاہ کی بیٹیوں میں جا چھپا۔
لیکن پولیسس نے اُسے دریافت کر لیا، جب ایک پھیری والا، جو بھیس میں آیا، مختلف اشیاء بیچنے آیا۔ جب محل کی دوشیزائیں
اپنی پسندیدہ زیورات اور چیزیں خریدنے آئیں، تو ٹوکری میں ایک نرسنگا یا تلوار رکھ دی گئی۔
اُس نوجوان بیرو نے، جو بھیس میں تھا، اپنی فطرت کو ظاہر کیا اور جنگی ہتھیار کا انتخاب کیا۔ یہی اُس کی فطرت تھی اور اُس
کے انتخاب نے اُسے ظاہر کر دیا۔

اسی طرح، ایمان ہزاروں ترغیبات کے درمیان بے شک اُس چیز کا انتخاب کرے گا جو دلیری اور جرأت سے تعلق رکھتی ہو۔
یوحنا محبت سے بھرا ہوا ہے، وہ کشتی میں رہتا ہے، لیکن پطرس ایمان سے معمور ہے اور اُس کا دل کچھ بڑا عمل کرنے کو
چاہتا ہے جو ایمان کی فطرت کے مطابق ہو۔

اسی لیے وہ کہتا ہے
"اے خداوند، اگر تو ہی ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر تیرے پاس آؤں۔"

یہ وہی عمل ہے جو ایمان کرتا ہے۔ کوئی بھی خشکی پر چل سکتا ہے، لیکن ایمان پانی پر چلنے والا ہے۔
ایمان وہ کر سکتا ہے اور وہ کام انجام دے سکتا ہے جہاں دوسرے ناکام ہو جاتے ہیں۔
یاد رکھیں، کلام میں یہ نہیں کہا گیا کہ ایمان سرسوں کے بیج اکھاڑ لے گا یا چھوٹے ٹیلوں کو بٹا دے گا۔
یہ چھوٹی باتیں ایمان کے دائرے میں نہیں آتیں۔

بلکہ یہ لکھا ہے
"تم اس پہاڑ سے کہو گے کہ تُو یہاں سے ہٹ جا؛ یا اس انجیر کے درخت سے کہ تُو جڑ سے اکھڑ جا۔"

ایمان بڑی باتوں، حیرت انگیز مہمات اور ایسے منصوبوں کو پسند کرتا ہے جو انسانی طاقت سے باہر ہوں۔
ہمیں خدا کے پاس جا کر یہ مانگنے کے لیے نہیں کہا گیا کہ وہ کچھ کرے جو ہم خود کر سکتے ہیں۔
ایمان کے عمل کا کوئی میدان نہیں جہاں عقل اور انسانی طاقت کافی ہوں۔
ایمان گہرے سمندروں کے لیے تیار کی گئی ایک کشتی ہے۔
یہ ساحل کے قریب رہنے والی نہیں ہے۔

ایمان اُس جگہ نکلتا ہے جہاں نہ ساحل دکھائی دیتا ہے اور نہ گہرائی ماپی جا سکتی ہے، کیونکہ اُس کے پاس اپنا قطب نما ہے۔
وہ اُن ستاروں کو دیکھتا ہے جو خدا نے اُس کی رہنمائی کے لیے قائم کیے ہیں۔
ایمان کے پاس ایک مبارک رہنما بھی ہے، اس لیے وہ خود کو محفوظ اور آرام دہ محسوس کرتا ہے، یہاں تک کہ جنگلی پانیوں
کے درمیان، جہاں نہ کوئی انسانی آنکھ دیکھتی ہے اور نہ کوئی انسانی ہاتھ مدد فراہم کرتا ہے۔

"اگر یہ تو ہے،" پطرس نے کہا، "تو مجھے حکم دے کہ پانی پر تیرے پاس آؤں۔"

اگر آپ کا ایمان خدا پر ہے اور وہ ایمان فعال حالت میں ہے، تو مجھے یقین ہے کہ آپ کے اندر ایک جبلت پیدا ہوگی جو آپ کو
دوسروں سے زیادہ دلیری سے کچھ کرنے کی ترغیب دے گی—ایسی جرأت جسے دوسرے آزمانے کی ہمت نہ کریں۔
آپ مسیح یسوع کو وہ عزت دینے کے لیے بیتاب ہوں گے جو کمزور ایمان والے یا بے ایمان لوگ کبھی ممکن نہ سمجھیں۔

کتنی مبارک ہے وہ جبلت جو ہمارے بعض بھائیوں کو ترغیب دیتی ہے کہ وہ اپنا وطن چھوڑ کر سمندر پار کے علاقوں میں
!خوشخبری سناتے چلے جائیں

نہ کہ دوسرے کے بنائے ہوئے بنیاد پر تعمیر کریں، بلکہ دلیر رسول کی طرح، عمانوئیل کی بادشاہی کی سرحدوں کو بڑھانے
کی خواہش کریں۔

کتنا برکت والا وہ جذبہ ہے جب کوئی بھائی اپنے مال و دولت میں سے عام معمول سے زیادہ خداوند کے کام کے لیے وقف کرتا ہے۔ نہ کہ وہ دینے میں تنگ دلی کرے، بلکہ جو کچھ قربان کر سکتا ہے اُس پر خوش ہو ہاں، اور برکت ہے جب ایمان بھٹی کی طرح دبکتا ہے اور کسی کو ایسا کام کرنے کی تحریک دیتا ہے جو وہ اکیلا اپنی طاقت سے انجام دینے کے قابل نہ ہو۔
 !خدا ایسے آدمی کی حفاظت کرے

!جب بھی میں بریستل کے ہمارے بھائی مولر کا ذکر سنتا ہوں تو میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے خدا کے وعدے اور اُس کی مخلصی پر بھروسہ کرنے کے کتنے سبق اُس نے مسیحیوں اور کلیسیا کو سکھائے ہیں۔
 !مسیح نے اُسے کتنے فضل سے پانی پر چلنے کے قابل بنایا ہے
 کتنے محفوظ طریقے سے وہ کئی سالوں سے خدا کے فراہم کردہ عطیات کی بہتی موجوں پر چلتا رہا ہے، جیسے وہ کسی مضبوط بنیاد پر چل رہا ہو۔
 !اُس کے یتیم خانے کو کتنے حیرت انگیز طریقے سے سہارا ملا ہے
 وہ واقعی موجوں پر چلتا ہے۔

خدا کے وفادار مخلصی کے ابدی وعدے پر مکمل انحصار ہمارے لیے لازمی ہے۔
 مجھے یقین ہے کہ ہم بھی کسی حد تک اور کسی درجے میں اس تجربے سے بے خبر نہیں ہیں۔
 ہمارے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں کہ ہم اپنا قدم ایک ایسے بادل پر رکھیں جسے ہم نے ناپائیدار سمجھا ہو، اور پایا کہ خدا نے وہاں ایک چٹان رکھی ہے۔
 اندھیرے میں چلنا اور دیکھنا کہ آدھی رات دن کی روشنی میں بدل گئی۔ نہ دکھنے والی چیز پر بھروسہ کرنا اور جاننا کہ وہ —نظر آنے والی چیز سے زیادہ مضبوط ہے
 وفادار عہد رکھنے والے خدا کے وعدے پر بھروسہ کرنا اور وہ دولت پانا جو انسانی طاقت پر انحصار کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔

ایمان، پس، ایک مہم جوئی چیز ہے، اور اگر آپ میں سے کسی کو ابھی تک ایمان کی وجہ سے جرأت پیدا نہیں ہوئی، تو میری دعا ہے کہ آپ کا ایمان بڑھے یہاں تک کہ آپ اپنے آپ کو اُس سے زیادہ کچھ کرنے پر مجبور پائیں جو آپ اپنی بے سہارا طاقت سے کر سکتے ہیں۔

بھائیو، مسیح کے لیے کچھ کرنے کا بیڑا اٹھائیں۔
 کیا یہاں کوئی بھائی ہے جسے تبلیغ کرنی چاہیے، لیکن وہ بہت جھجکتا ہے؟
 مجھے امید ہے کہ اُس کا ایمان اُس کی جھجک پر غالب آئے گا۔
 کیا یہاں کوئی بہن ہے جسے اسکول میں ایک جماعت لینی چاہیے، لیکن وہ شرم اور ہجکچاہٹ کا شکار ہے؟
 مجھے امید ہے کہ نجات دہندہ پر اُس کا ایمان اور روجوں سے محبت اُسے نئی تحریک دے گا۔
 "بہی بھروسہ ہمیں مسیح کے وسیلہ سے خدا پر ہے۔"

!اوہ، کاش آپ سب کو مضبوط یقین کے ذریعے خداوند کی خدمت کے لیے کچھ کرنے پر آمادہ کیا جائے
 کاش آپ روح القدس سے حکمت کے ساتھ کوئی کام شروع کرنے کا سبق حاصل کریں، اور خدا کی طرف سے دی گئی قدرت اُسے اُسے مؤثر طریقے سے انجام دینے کے قابل ہوں
 اگرچہ آپ اکثر سیدھے راستوں پر لڑکھڑا سکتے ہیں، لیکن جب اور جہاں یسوع حکم دے، آپ پانی پر محفوظ طریقے سے چلنے کے قابل ہوں گے۔

میں یہ بات سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں، کیونکہ پطرس کا ایمان جتنا جری تھا، اُس نے استاد کی اجازت کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا۔
 "اگر یہ تو ہے، تو مجھے حکم دے۔"

ہم یہ خیال نہ کریں کہ ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں، لیکن ہم یہ توقع ضرور رکھ سکتے ہیں کہ جب بھی خدا ہمیں کوئی کام سونپے گا، وہ اُس کو پورا کرنے کے لیے ہمیں مناسب فضل عطا کرے گا۔
 پطرس کا بغیر الہی اجازت کے سمندر پر چلنے کی کوشش کرنا ایک گمان ہوگا اور اُسے انجام دینا ناممکن۔
 لیکن پطرس، مسیح کی اجازت کے ساتھ، اگر اُس کا ایمان ناکام نہ ہوتا، تو بحر اوقیانوس کو بھی عبور کر سکتا تھا۔

آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔
 اگر آپ کے خداوند نے آپ کو کسی کام کے لیے بلایا ہے، تو اُس پر بھروسہ کریں کہ وہ اُسے پورا کرنے کی قدرت دے گا۔

وہ آپ کو ترک نہیں کرے گا۔
لیکن اگر یہ محض آپ کی اپنی خواہش یا مزاج ہے جس نے آپ کو کسی ایسی جگہ پر دھکیل دیا ہے جہاں آپ اہل نہیں ہیں، تو آپ کو اپنے غلط قدموں میں الہی مدد پر بھروسہ کرنے کا حق نہیں۔
مبارک ہے وہ شخص جو اپنے باپ کے پاس جاتا ہے اور اُس سے مشورہ مانگتا ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ پائے گا کہ جہاں خدا ہمیں رہنمائی دیتا ہے، وہاں وہ ہمیں فضل بھی عطا کرے گا۔

— لیکن

ایمان واقعی حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ III.

یہ ہماری تیسری مشاہدہ ہے۔ پطرس کشتی سے نیچے اُتر آیا۔
مجھے لگتا ہے کہ میں اُسے کشتی کی دیواروں پر سے اچھلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔
کتنا عجیب محسوس ہوا ہوگا جب وہ پانی، جس میں وہ کئی بار تیر چکا تھا، اُس کے قدموں کے نیچے ٹھوس سنگِ مرمر کی امانند ہو گیا
کتنا خوشی محسوس کی ہوگی اُس نے—ایک ایسے مزاج کے آدمی کے لیے یہ فطری بات تھی—جب اُس نے چلنا شروع کیا
!اور پایا کہ پانی شیشے کی مانند اُس کے قدموں تلے ٹھہرا ہوا ہے

یہ ایک حیرت انگیز کام تھا۔
دوسرے لوگوں نے سمندر کے بیچ سے راستہ بنایا، لیکن پطرس نے اُس کے اوپر چلنا شروع کیا۔
کششِ ثقل کے قوانین اُس کی مدد کے لیے معطل کر دیے گئے۔

اس منظر کو تصور میں لائیں۔
جو کچھ یسوع کر رہا تھا، وہی پطرس کر رہا تھا۔
ایمان نے پطرس کو اُس کے خداوند کی مانند بنا دیا۔
دو افراد چل رہے تھے—ایک اپنی لامحدود قدرت سے، اور دوسرا اُس قدرت سے جو اُسے عطا کی گئی تھی—ایمان کی قدرت۔
یاد رکھیں کہ ایمان ہمیں مسیح کی مانند بنا سکتا ہے۔
جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے، وہ بھی وہی کام کرے گا جو میں کرتا ہوں؛ بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا کیونکہ میں "
،اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں
یہ کلام خداوند یسوع کا ہے۔

،بعض حالات میں ایسا لگتا ہے کہ مسیح کی مانند روح کے ساتھ عمل کرنا ناممکن ہے
لیکن ایمان آپ کو سمندر کی لہروں پر چلنا سکھا سکتا ہے۔
آپ کا خداوند غربت میں صبر کرنے والا تھا—ایمان آپ کو بھی اُس لہر پر چلنے کی قوت دے سکتا ہے، تاکہ آپ صبر و قناعت اختیار کریں۔
مسیح خوفناک اور بار بار کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود محبت کرنے والا اور نرم دل تھا—ایمان آپ کو بھی وہی نرمی اور
،خاکساری عطا کر سکتا ہے
آپ اُن موجوں پر بھی چل سکتے ہیں۔

ہمارے خداوند نے خوشحالی کے درمیان دنیاوی عزت کو رد کر دیا۔
جب لوگوں نے اُسے بادشاہ بنانے کی کوشش کی، تو اُس نے اپنے آپ کو اس آزمائش سے چھپا لیا۔
،اور آپ، زمین کے اعلیٰ مقامات پر، دولت کی آزمائش میں مبتلا، تعریف و چاپلوسی سے بہلائے جا رہے ہوں
،پھر بھی یسوع کی طرح محفوظ طریقے سے گزر سکتے ہیں اگر آپ کے پاس خدا پر ایمان ہو
روح القدس پر ایمان ہو، اُس پر ایمان ہو جو ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے، حتیٰ کہ دنیا کے آخر تک۔

مسیح نے جو کچھ کیا، ماسوائے اُس عظیم کفارہ کے کام کے، وہ سب کچھ اُس کے لوگ ایمان کے ذریعے اور اُس میں رہتے ہوئے کر سکتے ہیں۔
!کتنی برکت ہوگی اگر خدا کے لوگ واقعی یقین کریں کہ اُن کے اندر ایمان کی توانائی کے ذریعے کتنی قوت موجود ہے
ہم میں سے کتنے ہی بار مان لیتے ہیں، جھک جاتے ہیں، اور ایسا ظاہر کرتے ہیں جیسے ہم کمزور ہیں، حالانکہ ہم کمزور نہیں ہیں۔

جب ہم اپنے آپ میں کمزور ہوتے ہیں، تو ہم حقیقتاً مضبوط ہوتے ہیں۔
 یہ کوئی خیالی بات نہیں بلکہ ایک یقینی حقیقت ہے۔
 ہم خداوند اور اُس کی قوت کے زور میں مضبوط ہیں۔
 پس، ایماندار یہ نہ سوچے کہ وہ صرف وہی کر سکتا ہے جو کوئی دوسرا انسان کر سکتا ہے۔
 وہ ایک بلند و بالا نسل سے تعلق رکھتا ہے۔
 خدا اُس کے اندر رہتا ہے۔

اوہ! یہ کتنی شاندار سوچ ہے—خدا ایک انسان کے اندر سکونت کرتا ہے
 ،یہ عظیم لفظ "جذبہ"، جسے اکثر تمسخر کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ملامت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے
 کیا معنی رکھتا ہے سوائے اس کے کہ خدا انسان کے اندر ہو؟

!جذبہ

جب خدا مکمل طور پر ایک انسان کے اندر ہو اور وہ انسان اس حقیقت کو جان لے
 تو وہ مشکلات سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹتا، نہ ہی طنز سے دل چھوڑتا ہے۔
 وہ اپنی کمزوری کو بہانہ نہیں بناتا کہ کوشش سے دستبردار ہو جائے یا یہ سمجھے کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔
 اُس قوت کے بھروسے پر جو اُس کے اندر کام کرتی ہے
 ،وہ بہادری سے آگے بڑھتا ہے
 ،مکمل یقین کے ساتھ کہ فتح اُس کی منتظر ہے
 اور وہ اُس وقت تک آرام نہیں کرتا جب تک کہ وہ اُس فتح کو حقیقت میں نہ دیکھ لے۔
 یہ اُس کے یقین پر خدا کا انعام ہے۔

خدا اُسے عزت دیتا ہے جو اُس پر بھروسہ کرتا ہے۔
 ہمیشہ اتنا ایمان ہو کہ ہم عجائبات کریں۔
 کچھ بے بس لوگ اتنا ایمان رکھتے ہیں کہ وہ صرف جنت تک پہنچ سکیں۔
 کچھ کے پاس اتنا ایمان ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک شریف کردار قائم رکھ سکیں۔
 ،لیکن وہ شخص خدا کی عزت پائے گا جس کا ایمان ایسا کامل، ایسا دلیر، اور ایسا قائم رہنے والا ہو کہ وہ خطرہ مول لے
 ،عظیم کارنامے سرانجام دے، اور دکھوں کو برداشت کرے
 کیونکہ اُس کا خداوند اُس کے ساتھ ہے۔

ہمیں کچھ ایسے کاموں کی کوشش کرنی ہوگی جو ناممکن نظر آئیں
 ورنہ ہم صلیب کے حقیقی سپاہیوں کے جذبے کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔
 آئیے، اب ہم ایک چوتھی بات کی طرف بڑھتے ہیں۔

IV:

سب سے وفادار اور پُر اعتماد شاگرد کی روح میں بھی، بے اعتقادی اکثر داخل ہونے کا کوئی نہ کوئی دروازہ تلاش کر لیتی ہے۔

پطرس نے موجوں کو دیکھا اور اُس کا ایمان اتنا مضبوط تھا کہ وہ یقین کر لے کہ یسوع اُسے سمندر پر چلنے کے قابل بنا سکتا
 ہے،
 لیکن اُس نے ہواؤں کو اپنے حساب میں شامل نہیں کیا۔
 ،اگر وہ موجوں کے ساتھ ساتھ ہواؤں کو بھی سوچ لیتا، اور یسوع پر پورے بھروسے سے توکل کرتا
 تو یقیناً اُس کا ایمان قائم رہتا اور اس طرح سے کمزور نہ پڑتا۔

،سمندر پر پہلے دو تین قدموں نے اُسے جوش سے بھر دیا اور اُسے احساس دلایا کہ وہ کتنے عظیم عجائبات کر رہا ہے
 لیکن پھر ایک سخت جھونکا آیا جو اُسے گرا دینے کی دھمکی دیتا ہوا محسوس ہوا۔
 ایسی شدید ہوا پر، ایسے پھسلنے والے فرش پر کھڑا رہنا اُس کے لیے مشکل ہو گیا۔
 وہ خوفزدہ ہونے لگا۔

،ایک غیر متوقع واقعہ پیش آیا جس کا اُس نے تصور بھی نہیں کیا تھا
 اور اچانک حیرت میں اُس نے بے اعتقادی کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔

یہی اکثر ہمارے ساتھ بھی ہوتا ہے۔
 ہم اپنا ایمان اُس راستے کی مشکلات اور پیچیدگیوں کے اندازے کے مطابق ترتیب دیتے ہیں
 جن کا ہمیں سامنا کرنا پڑے گا۔
 ہم یہاں تک کہ اُن واقعات کی منصوبہ بندی کرتے ہیں جو ممکنہ طور پر پیش آ سکتے ہیں
 اور ہمیں یقین ہوتا ہے کہ ہم ان حالات میں خدا پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔
 لیکن پھر ایک نیا معاملہ نمودار ہوتا ہے، ایک ہوا جس کا ہم نے سوچا بھی نہیں ہوتا
 اور فوراً ہمارا حوصلہ جواب دے جاتا ہے۔
 ہم اُس چیز کے لیے خدا پر بھروسہ نہیں کرتے۔

—کاش ہمارے پاس ایسا ایمان ہوتا جو تمام پیمائشوں اور اندازوں سے آزاد ہوتا
 ،ایک ایسا ایمان جو دس ہزار چیزوں کے لیے اتنا ہی آسانی سے خدا پر بھروسہ کرے جتنا کہ ایک کے لیے
 ،ایک ایسا ایمان جو ایک دن کی طرح ایک صدی کے لیے بھی خدا پر مکمل اعتماد کرے
 ،ایسا ایمان جو خود کو سمندر میں چھوڑ دے، چاہے وہ ڈوبے یا تیرے
 ،اور یہ یقین کرے کہ خواہ ہوائیں چل رہی ہوں یا نہ ہوں
 ،خواہ موجیں تلاطم میں ہوں یا نہ ہوں
 ،سب کچھ قادر مطلق کے لیے آسان ہے
 اور کوئی بھی چیز بلند و بالا خدا کی وفاداری کو متاثر نہیں کر سکتی۔

،لیکن افسوس، اے میرے بھائیو
 ہم ہمیشہ کسی نئے معجزے سے حیران ہو جاتے ہیں۔
 ،شاید ہم حالات کا حساب لگانے
 ،امکانات کا اندازہ کرنے
 اور مستقبل کو پہلے سے جاننے کے شوقین ہیں۔
 ،اسی شوق کی وجہ سے، جب ہماری توقعات پوری نہیں ہوتیں یا ہماری راہیں روکی جاتی ہیں
 تو ہمیں مایوسی ہوتی ہے۔

،اگر ہم اپنے آپ کو خدا کی مرضی اور اُس کی نگہبان عنایت کے سپرد کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں
 ،اپنے آسمانی باپ کی حکمت اور محبت پر بھروسہ کریں
 تو ہمیں کبھی حیرانی یا پریشانی کا سامنا نہ ہو—ہمارا ایمان ہر افواہ یا شور و شکر کا سامنا کرنے کے قابل ہوگا۔

،جس طرح بے اعتقادی نے پطرس کے ذہن میں ہوا کا خوف پیدا کر کے اُسے فوراً کمزور کر دیا
 اسی طرح شیطان بھی ہمارے ایمان کو نقصان پہنچانے کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ نکالتا ہے۔
 ،میں نے کبھی کبھار اپنے اندر خداوند میں بے حد خوشی محسوس کی ہے
 لیکن اکثر دیکھا ہے کہ اس کے فوراً بعد دل کی حالت میں افسردگی آ جاتی ہے۔
 یہ افسردگی عموماً کسی ایسی بات کی وجہ سے ہوتی ہے
 جو عام حالات میں مجھے ذرا بھی پریشان نہ کرتی۔
 شیطان جانتا ہے کہ ہماری خوشی اور ایمان کی چمک کو ختم کرنے کے لیے کسی معمولی چیز کا استعمال کیسے کرنا ہے۔
 اکتنی چالاکی سے وہ ہم پر حملہ کرتا ہے

،ایک مشکل جس کا سامنا ہم کر رہے تھے
 ،شاید خدا کی عنایت سے ختم ہو چکی ہو
 اور ہم خدا کے شکر گزار ہوں اور اُس کی تعریف کرنے کو تیار ہوں۔
 لیکن جلد ہی کوئی نئی مشکل ہمارے سامنے آتی ہے۔
 ،جب ہم خدا کی رحمتوں کا شکر ادا کر رہے ہوں
 ،اچانک کوئی پریشانی، جیسے کوئی اچانک آنے والی ہوا
 ہماری خوشی کو ڈھانپ لیتی ہے
 اور ہمیں بے اعتقادی کا شکار بنا دیتی ہے۔
 یہ پریشانی شاید معمولی ہو، لیکن اُس کا اثر اتنا زیادہ ہوتا ہے
 کہ وہ ہماری تمام خوشیوں کو دھندلا دیتی ہے۔

ہمیں بے اعتقادی کے خلاف کتنے چوکس رہنے کی ضرورت ہے
کیونکہ یہ گناہوں میں سے ایک بدترین گناہ ہے۔
جیسے یربعام کے بارے میں کہا گیا کہ اُس نے خود گناہ کیا اور اسرائیل کو بھی گناہ میں ڈال دیا
اسی طرح بے اعتقادی خود ایک گناہ ہے
اور دیگر بہت سے گناہوں کی ماں بن جاتی ہے۔

ہم اکثر ایک دوسرے سے اپنے شکوں اور خوفوں کے بارے میں اس طرح بات کرتے ہیں
جیسے وہ ہمدردی کے قابل کمزوریاں ہوں
نہ کہ نفرت کے لائق جرائم۔
لیکن ہم شاذ و نادر ہی ایک دوسرے سے اپنے دیگر گناہوں
جیسے غصے، جلد بازی میں کہے گئے الفاظ، سخت فیصلوں
یا نازیبا باتوں کا اعتراف کرتے ہیں۔
کیوں ایسا ہے کہ ہم خدا پر شک کرنے اور اُس کے وعدے پر ڈگمگانے کی بات کرنے میں شرمندگی محسوس نہیں کرتے؟
کیا یہ گناہ خدا کی فرمانبرداری اور ہر وفادار مسیحی کی ذمہ داری کے خلاف نہیں ہے؟

خدا کی وفاداری پر شک کرنا کتنا خوفناک جرم ہے۔
کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ بے اعتقادی کے گناہ میں کتنا زہر ہے؟
یہ گناہ خدا کے دل پر وار کرنے کے مترادف ہے۔
یہ یہوواہ کے سر سے تاج چھیننے کے مترادف ہے۔
اُئیے ہم بے اعتقادی سے پوری دلجمعی کے ساتھ نفرت کریں اور اُس کے خلاف چوکس رہیں۔

یاد رکھیں، یہ ہمیں کسی بھی سمت سے نشانہ بنا سکتی ہے
جب تک ہم مسلسل پہرہ نہ دیں۔
جو لوگ خداوند کی جنگ میں سب سے زیادہ بہادر رہے ہیں
اور اُس کی خدمت میں سب سے آگے رہے ہیں
وہ بھی اس گناہ کی گرفت میں آ سکتے ہیں
اُس کی ذلت آمیز تاثیر کے آگے جھک سکتے ہیں
اور بے عزتی اور شرمندگی کے ساتھ پیچھے رہ سکتے ہیں۔

پانچواں نکتہ: اگر کسی وقت ایمان بے اعتقادی کے حملے سے کمزور پڑتا دکھائی دے، تو یہی وقت ہے جب وہ اپنی حقیقی فتح
مند خصوصیات ظاہر کرتا ہے۔

پطرس جلد ہی شک میں مبتلا ہو گیا
لیکن دیکھو، اُس نے کتنی آسانی سے دعا مانگنا شروع کر دیا
مجھے پطرس کی دعا کی خودجوشی پر غور کرنا اچھا لگتا ہے۔
جیسے ہی وہ ڈوبنے لگا، اُس نے فوراً پکارا
”اے خداوند، مجھے بچا لے“
یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کا ایمان کتنا جائدار تھا۔

ہو سکتا ہے کہ اُس کا ایمان ہمیشہ پانی پر نہ چل سکتا ہو
لیکن وہ ہمیشہ دعا کر سکتا تھا
اور دعا کرنا ایمان کی ایک اعلیٰ صفت ہے۔

آپ کا ایمان ہمیشہ آپ کو خوشی نہ دے سکے
لیکن اگر آپ کا ایمان آپ کو مسیح کے قیمتی خون پر بھروسہ دلائے
تو وہی آپ کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔
ہو سکتا ہے کہ آپ کا ایمان آپ کو ہمیشہ پہاڑ کی چوٹی پر نہ لے جائے
جہاں آپ خدا کے چہرے کی روشنی میں نہا سکیں
لیکن اگر یہ ایمان آپ کو سیدھے راستے پر قائم رکھے
جو ہمیشہ کی زندگی کی طرف لے جاتا ہے
تو آپ کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ہانی پر چلنا ایمان کی ضروری خصوصیت نہیں ہے
لیکن جب آپ ڈوبنے لگیں تو دعا کرنا
یہ ایمان کی پہچان ضرور ہے۔

مسیح کے لیے بڑے کارنامے انجام دینا آپ کی روح کے نجات کے لیے لازمی نہیں
لیکن مصیبت کے وقت دل کو اُس کی طرف موڑ دینے کی صلاحیت رکھنا
یہ الہی فضل کا ایک یقینی نشان ہے۔

مجھے یقین ہے کہ پطرس نے اُس وقت اپنی دعا کو گانے کی صورت میں نہیں پیش کیا ہوگا۔
یقیناً اُس نے اس دعا کے لیے کسی دھن کی تلاش نہیں کی ہوگی۔
یہ دعا اُس کے دل سے نکلی تھی
اور دل سے نکلی ہوئی دعائیں سب سے بہتر ہوتی ہیں۔

یہ وہ دعائیں ہیں جو دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہیں
اور بے ساختہ زبان پر آ جاتی ہیں
کیونکہ دل زبان کو بولنے پر مجبور کرتا ہے۔
دل، جو اپنی تکلیف کو جانتا ہے
اُسے خدا کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے۔

میرے عزیزو، کیا آپ بھی اسی طرح دعا کرتے ہیں؟
میرا ماننا ہے کہ دعا کے لیے وقت مقرر کرنا ایک بابرکت عادت ہے
اور آدھا گھنٹہ یا جتنا وقت آپ نکال سکتے ہیں
خفیہ عبادت کے لیے مختص کرنا بہت فائدہ مند ہے۔
لیکن دعا کے لیے وقت مقرر کرنے سے بھی زیادہ بابرکت چیز
دعا کا جذبہ ہے۔

دعا کی باقاعدہ عادت دینداری میں بڑی مدد دیتی ہے
لیکن دعا کا جذبہ خدا کے ساتھ مسلسل
بے رکاوٹ رابطے کو فروغ دیتا ہے۔

ایک بار میں نے ووٹن انڈر ایج میں پوچھا کہ مسٹر رولینڈ ہل کا مطالعہ کرنے کا کمرہ کہاں ہے
اور انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب وہ نہیں دے سکتے۔
"یہ کیسے؟ کیا وہ کبھی اپنے خطبوں کا مطالعہ نہیں کرتے تھے؟"
اوہ! جی ہاں، وہ ہمیشہ اپنے خطبوں کا مطالعہ کرتے تھے۔"
یہ فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ ڈرائنگ روم میں ہوں یا کھیت میں
خطوط کا جواب دے رہے ہوں یا گایوں کی دیکھ بھال کر رہے ہوں
—گاؤں جا کر سودا خرید رہے ہوں یا باغ میں پھولوں اور پھلوں کے درمیان ٹہل رہے ہوں
وہ ہمیشہ اپنے خطبوں پر غور کر رہے ہوتے تھے۔
اسی لیے وہ نہایت تیار شدہ واعظ کرنے والے تھے۔
یہ انسان کے لیے سب سے بہترین عادات میں سے ایک ہے جو وہ اپنا سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ دعا کے بارے میں بھی ان کا یہی حال تھا۔
وہ ایسے شخص نہیں تھے جو دعا کے لیے خود کو بند کر لیں
بلکہ ایسا لگتا تھا کہ وہ جہاں بھی جاتے، ہمیشہ دعا میں مشغول رہتے۔
اکثر انہیں حقیقی دعائیں کرتے سنا جاتا تھا
جبکہ دوسرے سمجھتے تھے کہ ان کا ذہن کسی اور سوچ میں مصروف ہوگا۔

ان کے بارے میں جو کہانی مسٹر جارج کلیٹن کے چرچ
کی بتائی جاتی ہے (یورک اسٹریٹ میں)
آپ میں سے اکثر کو یاد ہوگی، کیونکہ میں نے یہ کئی مرتبہ دہرائی ہے۔
جب وہ وعظ دے چکے، تو وہ چرچ میں اتنے دیر تک ٹھہرے رہے کہ

سیٹوں کا دروازہ کھولنے والے نے آ کر کہا کہ چرچ بند کرنے کا وقت ہو گیا ہے۔
 بوڑھے صاحب کو سیٹوں کے گرد گھومتے پایا گیا
 اور وہ خود سے یہ گانا گنگنا رہے تھے

،اور جب میں مروں گا"
 مجھے قبول کر، میں پکاروں گا۔"
 ،کیونکہ یسوع نے مجھ سے محبت کی ہے
 میں نہیں جانتا کیوں۔
 ،لیکن یہ بات میں پاتا ہوں
 ،ہم دونوں ایسے جڑے ہوئے ہیں
 کہ وہ جلال میں نہیں ہوں گے
 "اور مجھے پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔"

یہ منفرد عادت، گویا اپنے آپ سے باتیں کرنے کی۔ کتب مقدس کے اقتباسات دہرانے یا حمد کے اشعار پڑھنے کی، دل سے دعا کرنے اور خیالات کو مسلسل خدا کی طرف بلند کرنے کی رغبت۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ روحانی ذہنیت کی ایک غیر معمولی سطح کی علامت ہے۔ داؤد کہتے ہیں: "جان لو کہ خداوند نے اپنے لیے ایک خاص شخص کو الگ کر لیا ہے۔" لیکن وہ شخص، جو خدا کے لیے الگ کیا گیا ہے، کیسا برتاؤ کرے؟ زبور نویس آپ کو بتائے گا، "اپنے دل سے اپنی چارپائی پر بات کرو" اور خاموش رہو۔

اوہ! ایک ایسا ذہن ہو جو ہمیشہ سرگرم ہو، کبھی جمود کا شکار نہ ہو، ہمیشہ پرسکون ہو! اوہ! فاختہ کے پروں کے لیے! فاختہ کو لیجیے، اسے کسی پنجرے میں بند کیجیے، اسے دیہی علاقے میں کسی جگہ پر لے جائیے، کچھ دیر کے لیے اسے وہاں رکھیے۔ پھر ایک دن اسے آزاد کر دیجیے۔ آپ جلد ہی جان جائیں گے کہ اس کا گھر کہاں ہے، کیونکہ وہ اوپر اٹھتی ہے، اپنے دائرے میں پرواز کرتی ہے، اپنی سمت کا تعین کرتی ہے، اور پھر ہوا کے ذریعے اپنی پرواز جاری رکھتی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے پیارے پرانے کبوتروں کے گھر پہنچ جاتی ہے۔

کیا آپ کی روح بھی اسی پاکیزہ جبلت کے ساتھ خدا کی طرف لوٹتی ہے اور اپنے سکون کی جگہ تلاش کرتی ہے؟ دن بھر آپ بہت سی ذمہ داریوں میں مصروف ہو سکتے ہیں۔ دکان یا گودام، نرسری یا باورچی خانہ آپ کا پنجرہ ہو سکتا ہے۔ ایک لمحہ آتا ہے جب آپ کو آزادی ملتی ہے۔ آپ کی روح کہاں جاتی ہے؟ کیا وہ فاختہ کی طرح اپنے آرام کی جگہ پر جاتی ہے؟ اگر میں اڑتے ہوئے کو دیکھوں، اور کوئی مجھ سے پوچھے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، تو شاید میں انہیں نہ بتا سکوں۔ لیکن اگر وہ شام تک انتظار کریں، تو میں جلد ہی پہیلی حل کر دوں گا، کیونکہ پھر وہ اپنے گھونسلے کی تلاش میں ہوں گے۔

کیا مصیبت کے وقت میں آپ کا دل خدا کی طرف اڑتا ہے؟ کیا پریشانی کے لمحے میں آپ کی روح پناہ کے چٹان کی طرف اور عظیم نجات دہندہ کی طرف جاتی ہے؟ تب آپ پیٹر کی طرح ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ ہمیشہ لہروں پر نہ چل سکیں، لیکن آپ ہمیشہ کہہ سکتے ہیں، "خداوند، مجھے بچا لے۔" کیا آپ یہ اپنی روح کی گہرائی سے کہہ سکتے ہیں، نجات دہندہ کے طاقتور بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے؟ اگر ایسا ہے، تو آپ کے پاس وہ ایمان ہے جو آپ کو فضل میں ترقی کے ذریعے جلال کی تکمیل تک لے جائے گا۔

VI. ہمارا خداوند یسوع مسیح مضبوط ایمان اور کمزور ایمان، دونوں کے لیے یکساں مہربان ہے۔

مضبوط ایمان کہتا ہے، "مجھے پانی پر تیرے پاس آنے کا حکم دے۔" اب، کبھی کبھی مسیح دعا کا جواب اسی نوعیت سے نہیں دیتا جس سے وہ مانگی جاتی ہے۔ مثلاً، غصے کی وہ دعا، جب یعقوب اور یوحنا نے درخواست کی کہ سامریوں کو تباہ کرنے کے لیے آسمان سے آگ نازل ہو، رد کر دی گئی۔ یا جب زبدی کے بیٹوں نے بادشاہی میں ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب بیٹھنے کی خواہش ظاہر کی، وہ دعا بھی نامنظور ہو گئی۔ لیکن ایمان کی دعا، چاہے وہ جراتمند اور مہم جو کیوں نہ لگے، ہمارے خداوند نے ہمیشہ مہربانی سے قبول کی اور جلدی جواب دیا۔

مجھے پانی پر تیرے پاس آنے کا حکم دے۔" یسوع نے فرمایا، "اؤ۔" کیا یہاں کوئی ہے جو مضبوط ایمان رکھتا ہو؟ اگر آپ خدا سے کوئی بڑی چیز مانگتے ہیں، تو وہ آپ کو ملے گی۔ اگر آپ یسوع پر ایمان رکھتے ہیں، تو آپ جو چاہیں مانگیں اور وہ پورا ہوگا، کیونکہ راستباز کی خواہش پوری کی جاتی ہے۔" خداوند سے خوش ہو، اور وہ تیرے دل کی مرادیں پوری کرے گا۔

کیا آپ کے دل میں نیکی کے لیے بڑا منصوبہ ہے؟ کیا آپ کے دل میں روحوں کو جیتنے کی تڑپ ہے؟ کیا آپ کے دل میں اپنے علاقے کی انجیلانزیشن کا جذبہ ہے؟ یقین کریں، ہچکچائیں نہیں، کیونکہ جو ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔

مسیح کے ہاتھ ایمان کے لیے بندھے ہوئے ہیں۔ وہ اس اعتماد کی عزت کرے گا جو آپ اس پر رکھیں گے۔ اگر آپ اس پر اعتماد کریں گے، تو وہ کبھی انکار نہیں کرے گا۔ حقیقی ایمان اس کا اپنا کام ہے۔ اگر اس نے آپ کے اندر دعا پیدا کی ہے، تو وہ یقیناً اس کا جواب دے گا۔

لیکن کیا آپ نے محسوس نہیں کیا کہ وہ کمزور ایمان کے لیے بھی کتنا مہربان ہے؟ جیسے ہی پطرس ڈوبنے لگا اور اس نے فریاد کی، "مجھے بچا لے"، نجات دہندہ کے عمل میں خیر خواہی اور فوری مدد ظاہر ہو گئی۔ "فوراً یسوع نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسے پکڑ لیا۔" ہمارے خداوند نے توقف نہیں کیا، نہ ہی پطرس کو اس کے ایمان کی کمی پر ملامت کی۔ نہ ہی اس نے سختی سے ڈانٹا یا سزا دی، بلکہ فوراً مدد فراہم کی اور اسے ڈوبنے سے بچایا۔

یسوع نے بڑی فیاضی کے ساتھ دیا، اور اس کے بعد، مہربانی سے سمجھایا، "اے کم ایمان والے، تُو نے شک کیوں کیا؟" مسیح کبھی بھی ملامت سے شروع نہیں کرتا۔ وہ پہلے مدد کرتا ہے، اور پھر اصلاح کرتا ہے۔

اے کمزور ایمان والو، آج رات خداوند کے پاس جاؤ۔ اپنے دکھوں کو بیان کرو، اپنی پریشانیوں کو اس کے سامنے رکھو۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرو اور اپنی بے بسی کا اعتراف کرو۔ اپنے آپ کو خدا کے وعدوں کے حوالے کر دو، کیونکہ چاہے آپ کا ایمان مضبوط ہو یا کمزور، یسوع رحمت کے دروازے پر کھڑا ہے اور آنے والوں کو خوشی سے قبول کرتا ہے۔

وضاحت از سی۔ ایچ۔ سپرجین

متی 27-14:25

آیت 25

"اور رات کے چوتھے پہر یسوع ان کے پاس آیا، پانی پر چلتے ہوئے۔" یسوع کا آنا یقینی ہے۔ رات گزر رہی تھی اور اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔ چوتھا پہر قریب تھا، لیکن وہ کہاں تھا؟ ایمان کہتا ہے، "وہ ضرور آئے گا۔" اگر وہ دن کے آغاز تک بھی رکا رہے، وہ ضرور آئے گا۔ بے ایمانی سوال کرتی ہے، "وہ کیسے آئے گا؟" مگر وہ خود اس کا جواب دے گا۔ وہ اپنی راہ خود بناتا ہے۔ "یسوع ان کے پاس آیا، پانی پر چلتے ہوئے۔" وہ ہوا کے مخالف چلتا ہے اور موجوں کے اوپر چلتا ہے۔ اس بات سے خوفزدہ نہ ہوں کہ وہ طوفان سے ہچکولے کھاتی ہوئی کشتی تک پہنچنے میں ناکام رہے گا۔ اس کی محبت اپنا راستہ تلاش کر لے گی۔ چاہے وہ کسی ایک شاگرد کے لیے ہو یا کلیسا کے لیے مجموعی طور پر، یسوع اپنے مقررہ وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کا وقت ہمیشہ عین وقت پر ہوگا۔

آیت 26

اور جب شاگردوں نے اُسے سمندر پر چلتے دیکھا، تو گھبرا گئے اور کہنے لگے، یہ کوئی روح ہے: اور وہ ڈر کے مارے "چیخ اُٹھے۔"

ہاں، شاگردوں نے اُسے دیکھا۔ انہوں نے یسوع، اپنے خداوند کو دیکھا، لیکن اس منظر سے انہیں کوئی سکون نہیں ملا۔ کمزور انسانی فطرت کا نظر دیکھنا، روحانی ایمان کی بینائی کے مقابلے میں ایک اندھی چیز ہے۔ انہوں نے دیکھا، لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا دیکھ رہے ہیں۔ یہ اور کیا ہو سکتا تھا، سوائے ایک بھوت کے؟ ایک حقیقی انسان ان جھاگ سے بھرے بادلوں پر کیسے چل سکتا ہے؟ وہ ایسی طوفانی ہوا کے مقابل کیسے کھڑا ہو سکتا ہے؟ وہ پہلے ہی اپنی عقل سے باہر تھے اور اس خیالی شبیہ نے ان کے حوصلے کو ختم کر دیا۔ ہم ان کی دہشت زدہ چیخیں سنتے ہوئے محسوس کر سکتے ہیں، "وہ ڈر کے مارے چیخ اُٹھے۔" ہم یہ نہیں پڑھتے کہ "وہ پریشان ہو گئے تھے۔" پہلے وہ تجربہ کار ملاح تھے اور قدرتی قوتوں سے نہیں گھبراتے تھے۔ لیکن ایک روح آہ، یہ ان کے لیے ایک دہشت تھی۔ وہ اپنی بدترین حالت میں تھے، لیکن اگر وہ جانتے، تو یہ ان کے بہترین لمحے کا آغاز تھا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جتنا یسوع ان کے قریب تھا، ان کا خوف اتنا ہی زیادہ تھا۔ بصیرت کی کمی روح کو اس کے بہترین سکون سے اندھا کر دیتی ہے۔ خداوند، قریب آ اور ہمیں اپنا تعارف کرا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یعقوب کی طرح کہیں، "یقیناً خدا اس جگہ میں تھا، اور مجھے معلوم نہ تھا۔"

آیت 27

"مگر فوراً یسوع نے ان سے کہا، دلیر ہو جاؤ؛ میں ہوں؛ مت ڈرو۔" اس نے انہیں بے یقینی میں نہ رکھا، "فوراً یسوع نے ان سے کہا۔" کتنی میٹھا لگتا ہے وہ محبت بھرا اور باوقار آواز۔ موجوں کی گرج اور ہواؤں کی چیخ و پکار کے اوپر، انہوں نے خداوند کی آواز سنی۔ یہ اس کا پرانا فرمان تھا، "دلیر ہو جاؤ۔" دلیری کے لیے سب سے مضبوط وجہ اس کی اپنی موجودگی تھی۔ "میں ہوں؛ مت ڈرو۔" اگر یسوع قریب ہے، اگر طوفان کی روح اصل میں محبت کا خداوند ہے، تو ڈر کے لیے کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ کیا یسوع طوفان کے ذریعے ہمارے پاس آ سکتا ہے؟ تو پھر ہم اس طوفان کا سامنا کریں گے اور اس کے پاس پہنچیں گے۔ طوفان پر حکمرانی کرنے والا نہ شیطان ہے، نہ قسمت، نہ کوئی بدخواہ دشمن۔ بلکہ یسوع ہے۔ یہ حقیقت ہر خوف کو ختم کر دیتی ہے۔

